Poems-Poetry

Thomas Hardy

ٹامس ہارڈی

شاعری

سید عرفان علی ڈوٹ کوم

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

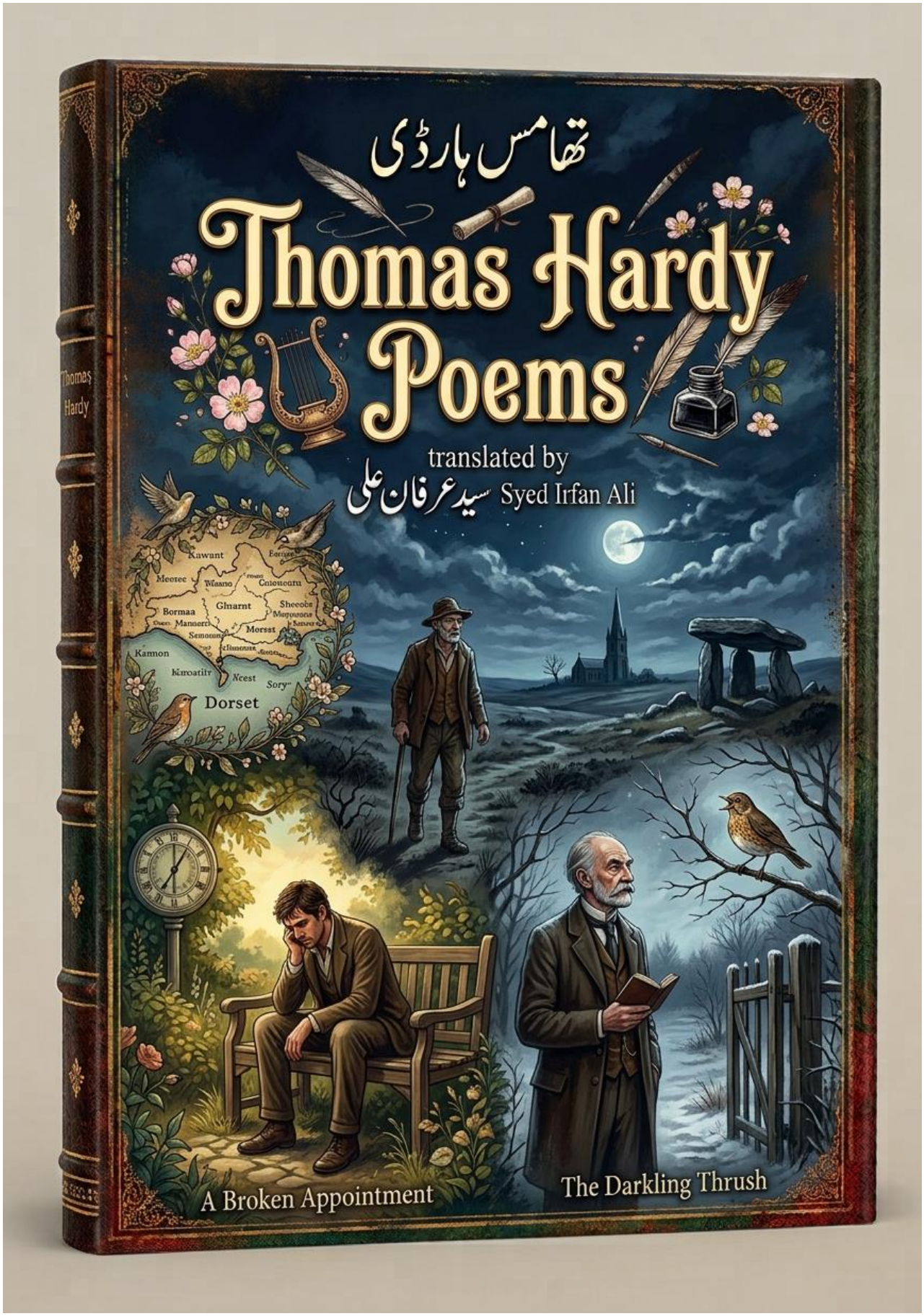
تھامس ہارڈی
Thomas Hardy
Poems
translated by
سید عرفان علی Syed Irfan Ali
Thomas Hardy
Dorset
A Broken Appointment
The Darkling Thrush

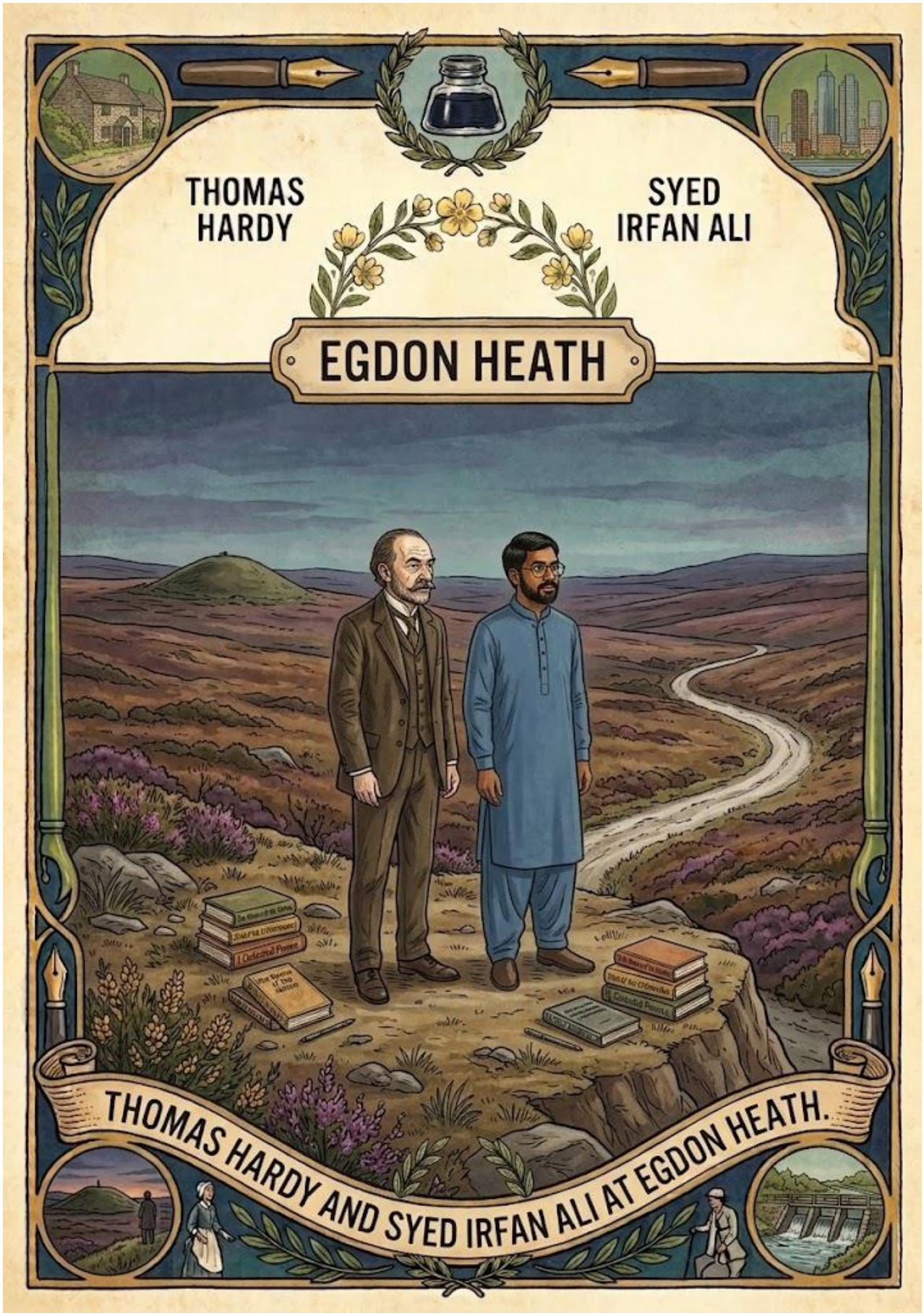
THOMAS HARDY
SYED IRFAN ALI
EGDON HEATH
THOMAS HARDY AND SYED IRFAN ALI AT EGDON HEATH.

تاریخ ساز ادب کا سفر ٹامس ہارڈی تک پہنچ گیا

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

No.	تاریخ ساز پیریڈ	ادوار
1.	**The Classical Period** (1200 BCE-455 BCE)	Homeric or Heroic Period (1200-800 BCE) Classical Greek Period (800-200 BCE) Classical Roman Period (200 BCE-455 BCE) Patristic Period (c.70 CE-455 CE)
2.	**The Medieval Period** (455 CE-1485 CE)	The Old English (Anglo-Saxon) Period (423-1066 CE) The Middle English Period (c.1066-1450 CE)
3.	**The Renaissance and Reformation** (1485-1660 CE)	Early Tudor Period (1485-1558) Elizabethan Period (1558-1603) Jacobean Period(1603-1625) Caroline Age (1625-1649) Commonwealth Period/ Puritan Interregnum(1649-1660)
4.	**The Enlightenment (Neoclassical) Period** (1660-1790 CE)	Restoration Period (1660-1700) The Augustan Age (1700-1750) The Age of Johnson (1750-1790)
5.	**The Romantic Period** (1790-1830 CE)	Romantic poets & Gothic writings
6.	**The Victorian Period and the 19th Century** (1832-1901 CE)	Sentimental Novels & Intellectual Movements like Aestheticism and the Decadence.

ہارڈی عظیم شاعر کی لازوال نظمیں

7.	**The Modern Period** (1914-1945 CE)	Modernist Writers, Realism, etc.
8.	The Postmodern Period (1945 – onward)	Metafiction, Multiculturalism, Magic Poetry, etc.

ٹامس ہارڈی کے تمام ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹیس آف دی ڈربرولز

میئر آف کاسٹر برج

ریٹرن آف دی نیٹو

فار فرام دی میڈنگ کراؤڈ

انڈر دی گرین ووڈ ٹری

ووڈ لینڈرز

جیوڈ دی اوبسکیور

آپیئر آف بلیو آئیز

ویل بی لوڈ

ٹرمپٹ میجر

ہارڈی کی عظیم شاعری

ہارڈی عظیم شاعر کی لازوال نظمیں

Ah, Are You Digging on My Grave?

عورت مرنے کے بعد قبر میں دفن ہے اور کوئی اس کی قبر کو کھود رہا ہے۔

عورت سوال کرتی ہے۔

اوپر کون ہے جو میری قبر کو کھود رہا ہے۔

کیا میرا محبوب آیا ہے۔ اس زہریلے پودے کو لگانے جس پر خوبصورت پھول کھلتے ہیں۔

کھودنے والا جواب دیتا ہے، نہیں، میں وہ نہیں ہوں۔

کس محبوب کا تم کہہ رہی ہو۔ وہ تو کل ہی ہیں ایک بہت بہت خوبصورت اور امیر عورت سے شادی کر چکا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ تم مر چکی ہو۔ نہ اسے دیکھ سکتی ہو، نہ سن سکتی ہو۔ اس لیے وہ اپنی من مانی کر سکتا ہے۔

قبر کے اندر سے عورت پوچھتی ہے کہ

پھر کون میری قبر کو کھود رہا ہے۔

کیا میرا کوئی محبت کرنے والا رشتہ دار اوپر موجود ہے۔

جواب آتا ہے

ارے بالکل نہیں۔ تمہارے رشتے دار تو سوچ رہے ہیں کہ تم مر گئیں۔ تعلق ختم ہو گیا۔

مرے ہوئے کی قبر پر پھول لگا کر وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ۔

مرنے کے بعد انسان دنیا میں کہاں واپس آ سکتا ہے۔

قبر کے اندر سے کہتی ہے

مگر میری قبر کو کوئی تو کھود رہا ہے۔

کیا کوئی میری دشمن ہے جو مجھ سے بدلے کی خواہش رکھتی ہے۔

کھودنے والا جواب دیتا ہے کہ

بالکل ایسا نہیں ہے۔ تمہاری دشمن نے جب تمہیں موت کے منہ میں جاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگی کہ مرے ہوئے سے دشمنی کا کیا فائدہ۔ مرنے کے بعد بدلہ کہاں لیا جا سکتا ہے۔

تم اس کے لیے مکمل طور پر مر چکی ہو۔

قبر کے اندر موجود عورت پوچھتی ہے

پھر تم کون ہو جو میری قبر کو کھود رہا ہے۔

میں کوئی اندازہ نہیں لگا پا رہی ہوں۔

کھودنے والا جواب دیتا ہے میری پیاری مالکن۔

کیا تمہیں پتہ ہے میں کون ہوں۔

تمہارا چھوٹا سا پالتو کتا۔

تمہارے نزدیک ہی میری رہائش ہے۔

لیکن میں شرمندہ ہوں کہ میری حرکات سے آپ کے آرام میں خلل پہنچا۔

قبر کے اندر سے عورت یہ سن کر کہتی ہے

اوہو تو یہ تم ہو۔

مجھے اس دل کا تو خیال ہی نہیں آیا

جو مجھ سے اتنی محبت کر رہا تھا۔

میں نے زندگی میں ایسا سوچا ہی نہیں

کہ میرے جانے کے بعد وہ میری کمی محسوس کرے گا

مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ

ایک جانور انسانوں سے زیادہ مجھ سے محبت کرتا ہے

زندگی میں محبت کرنے والا کتا جواب دیتا ہے کہ

میری پیاری مالکن

دراصل میں تو اپنی ہڈی چھپانے کے لئے سوراخ کر رہا تھا

میں روزانہ یہاں سے گزرتا ہوں

سوچا ہڈی یہاں چھپا دوں
تا کہ کبھی بھوک محسوس ہو تو یہ ہڈی میرے کام آ سکے۔
میں آپ سے معافی کا طلب گار ہوں
مگر جان بوجھ کر یہ غلطی نہیں کی
دراصل میں تو بالکل فراموش کر چکا تھا
کہ یہ آپ کی قبر ہے

Darkling Thrush

سرد موسم کا
سرشام تقاضہ کیا ہے

محترم شاعر ٹامس ہارڈی اپنے ذہن میں ساٹھ سال کی عمر میں ذہنی اور جسمانی کمزوری اور دنیا کے حالات دیکھ کر مایوسی شکست تباہی اور بربادی محسوس کر رہے ہیں۔ اکیلے اداس اور تنہا ہیں۔ تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ صدی کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ ملکہ وکٹوریہ مر چکی ہے اور دنیا پر برطانیہ کی گرفت کمزور ہو رہی ہے۔ فیکٹریاں لگ رہی ہیں اور انسانوں کی جگہ مشینیں لینے لگی ہیں۔ وقت کے ساتھ لوگوں کی مطلب پرستی اور خود غرضی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مذاہب پر بھی سوالات اٹھائے جانے لگے ہیں۔

شاعر ہارڈی دسمبر کی سردی برف اور اندھیرے خراب موسم میں جنگل میں داخل ہونے والے دروازے کے سہارے کھڑے ہوئے ہیں۔ سرد اور اندھیرا موسم خوفزدہ کرنے والا ہے جو سورج کو بھی شکست دے چکا ہے۔ درختوں کی شاخیں ایسی بے ترتیبی سے آپس میں الجھی ہوئی ہیں جیسے کسی موسیقی کے آلے کی ٹوٹی ہوئی تاریں ہوں۔ ہر طرف ویرانی اور سنسانی ہے کیونکہ سست اور کاہل لوگ اپنے گھر کے اندر آتشدان کے سامنے موجود ہیں۔

اگلی صدی ہمارے لئے تباہی اور بربادی لے کر آئے گی۔ یہ پتھریلی چٹانیں اس طرح لگتی ہیں جیسے صدی کی لاش ہو۔ اور بادل ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے صدی کی قبر۔ ہواؤں کی آواز ایسی ہے جیسے صدی کی موت کا ماتم کر رہی ہوں۔

زندگی سے خوشیاں ختم ہو چکی ہیں۔ زندگی اور موت کا جو سلسلہ پہلے چل رہا تھا وہ اب ختم ہونے والا ہے۔ دنیا کے تمام لوگ ہی میری طرح پریشان حال غم میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

اس پریشان کر دینے والے موسم میں یہ آواز کس کی آ رہی ہے۔ کس قدر سریلے گانے کی آواز ہے۔ یہ دلفریب نغمہ تو بھورے رنگ کا بوڑھا کمزور بہت چھوٹا سا پرندہ درخت پر بیٹھا ہوا گا رہا ہے۔ ٹھنڈی اور تیز ہوا اس کے پروں کو اڑا رہی ہے۔ کیسی عجیب بات ہے۔ بے حد خراب موسم میں ایک کمزور خراب حال پرندہ دل کی گہرائیوں سے اپنی دھن میں مگن خوشی کا گانا گا رہا ہے۔

مجھے بات سمجھ نہیں آئی کہ ایسا کیوں کر رہا ہے

موسم تو ہم دونوں کے لیے ہی بے حد خراب ہے۔ ہر چیز کا اختتام نظر آتا ہے۔ مگر شاید کوئی خوشی کی امید کی ایسی بات ہو جسے یہ نازک اور کمزور پرندہ جانتا ہو مگر میں اس سے ناواقف ہوں۔

شاید جو کچھ یہ دیکھ سکتا ہے وہ میں نہیں دیکھ سکتا۔

کاش انسان کو بھی حاصل ہو یہ سرشاری دل

کوئی موسم ہو

سرشاخ چہکتے رہنا

Afterwards

میرے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد

جب میرا خوفزدہ کانپتا ہوا جسم مر جائے گا تو کیا ہو گا۔

اگر وفات مئی کے مہینے میں اس وقت ہوئی جب بہار کی آمد ہو۔ درختوں کے نئے پتے اس طرح نکل رہے ہوں جیسے پرندوں کے نازک پر یا ریشم۔ اس وقت میرے ہمسائے میرے مرنے کے بعد کیا کہہ رہے ہوں گے۔ وہ کہیں گے کہ ٹامس ہارڈی وہ شخص تھا جو نیچر کی ایسی ہی چیزوں کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ ان چیزوں کے بارے میں گفتگو کرتا تھا۔

اگر میری موت شام کے وقت اس طرح خاموشی سے ہوئی جس طرح پلک جھپکنے کی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی یا ایک پرندہ خاموشی سے تیزی کے ساتھ ہوا سے جھکی ہوئی جھاڑیوں پر آکر بیٹھ جاتا ہے تو میرے جاننے والے ضرور سوچ رہے ہوں گے کہ ٹامس ہارڈی ایسی چیزوں کا بہت زیادہ مشاہدہ کیا کرتا تھا۔

اگر میری موت گرم موسم کی اندھیری رات میں ہوتی ہے۔ جب کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں اور مکمل خاموشی میں باہر خارپشت بغیر آواز کے باہر گھاس سے گزرتا ہے۔ اس وقت میرے جاننے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ٹامس ہارڈی اپنی زندگی میں کوشش کرتا تھا کہ ایسی بے ضرر مخلوقات کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ دوسروں سے بھی ایسی ہی خواہش کی۔ مگر وہ خواہش کے باوجود بھی بہت زیادہ کام نہ کر سکا اور دنیا سے رخصت ہو گیا۔

لوگ میری دنیا سے جانے کی خبر سن کر میرے گھر آئیں گے۔ دروازے میں کھڑے ہو کر ستاروں سے بھرے ہوئے آسمان کی طرف نظر دوڑائیں گے۔ وہ لوگ جو اب کبھی مجھے زندہ نہیں دیکھ سکیں گے کیا ان کے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا کہ ٹامس ہارڈی ایسی پر اسرار چیزوں کے مشاہدات میں مگن رہتا تھا۔

میرے دنیا سے رخصت ہونے پر اداس ماحول میں جب چرچ سے ماتمی گھنٹیاں بج رہی ہونگی۔ اگر ہوا ایک گھنٹی کی آواز کو کم کر دے گی تو کچھ دیر بعد دوبارہ گھنٹی کی آواز سنائی دے گی تو کیا میرے جاننے والے کہیں گے کہ ٹامس ہارڈی جو ایسی گھنٹیوں کی آواز سن کر سوچتا تھا کہ یہ کس کے لیے بج رہی ہیں اب وہ ان گھنٹیوں کو نہیں سن سکتا۔ کیونکہ وہ دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔

In Time of The Breaking of Nations

محبت اور جنگ ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔

ہمیشہ سے تھے اور ہمیشہ رہیں گے۔

جنگ سے پہلے، جنگ کے دوران اور جنگ کے بعد بھی انسانی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔

زندگی چلتی رہتی ہے رکتی نہیں

جس وقت جنگ عظیم نے دنیا میں تباہی و بربادی مچائی ہوئی ہے،

اسی وقت جنگ کی ہولناکی سے بے نیاز کسان

تنہائی میں کھیت کی زمین کو فصل کے لئے ہموار کر رہا ہے۔

اپنے اس بوڑھے گھوڑے کے ساتھ جو تھکن کی وجہ سے نیند کی حالت میں ہے۔
گرنے لگتا ہے تو کھڑا ہو کر سر کو ہلاتا ہے۔
کھیت میں موجود فضول گھاس پھوس کو جمع کر کے ڈھیر کو آگ لگا دی گئی،
جس میں سے اب صرف ہلکا سا دھواں نکل رہا ہے۔
یہ ڈھیر، راکھ، جلنے کے بعد فصل میں مل کر زرخیزی پیدا کر دے گا۔
وہاں پر جنگ، یہاں پر امن، اور اسی طرح وقت اور نسلیں گزرتی رہتی ہیں۔
وہاں شدید جنگ جاری ہے اور اس سے دور دو محبت کرنے والے
آپس میں سرگوشیاں کرتے ہوئے گزر رہے ہیں۔
کچھ عرصے بعد جنگ ختم ہو جائے گی
اور وقت جنگ کی ہولناکیوں کو ذہنوں سے ختم کر چکا ہو گا۔
مگر ان محبت کرنے والوں کی یادگار
ان کے بچے اور پھر ان کی نسلیں دنیا میں باقی رہیں گی۔

The Man He Killed

بے مقصد اور فضول جنگ کی تباہ کاریاں۔

جنگ کے دوران دونوں ملکوں کے سپاہی ایک دوسرے کو مار دیتے ہیں۔ لیکن اگر یہ دونوں انسان عام حالات میں ایک دوسرے سے راستے میں ملتے تو مزاج پرسی کرتے ہوئے ایک دوسرے کو گلے لگاتے۔ کسی ہوٹل میں ملتے تو ایک دوسرے کو مشروب پیش کرتے۔ لیکن جنگ کے میدان میں ایک دوسرے کے جانی دشمن نظر آتے ہیں۔ اگر ہم دونوں کی ملاقات کسی پرانی سرائے میں ہوتی تو ہم دوستانہ طریقے سے ساتھ بیٹھ کر شراب کے بے شمار گلاسوں سے لطف اندوز ہوتے۔

مگر اس محبت کی جگہ کے بجائے ہماری ملاقات تو جنگ کے میدان میں ہوئی۔ جہاں ہم ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے ہوئے شدید غصے میں دیکھ رہے تھے۔ ہم نے ایک دوسرے کو مارنے کے لیے گولیاں چلا دیں۔ اس کی گولی مجھے نہیں لگی مگر میری گولی نے اس کو ختم کر دیا۔ وہ میرا دشمن تھا اور میں نے اپنے دشمن کو ختم کر دیا۔

وہ میرا دشمن کیوں تھا؟۔ کیونکہ وہ دوسرے ملک کی فوج سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ بات تو بالکل صاف ہے کہ میرے دشمن ملک کا سپاہی میرا دشمن۔

میرے حالات بہت خراب تھے، اسی لئے میں نے اپنی ہر چیز فروخت کر دی اور مجبوری کی حالت میں سپاہی پیشے کو اختیار کر لیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس شخص کے ساتھ بھی بالکل ایسے ہی حالات ہوں گے۔ ہمارے حالات اور مجبوریوں میں کتنی زیادہ مماثلت تھی۔

ارے وہ تو بالکل میرے جیسا تھا۔

یہ جنگ کتنی عجیب و غریب ہوتی ہے۔ میری سمجھ سے بالاتر۔ دو ایسے سپاہی ایک دوسرے پر گولیاں چلا رہے ہوتے ہیں جو اگر کسی شراب خانے میں ملتے تو ایک دوسرے کے ساتھ پر مسرت طریقے سے شراب کے جام چڑھاتے۔ اور اگر دیکھتے کہ دوسرے کو رقم کی ضرورت ہے تو پیسوں سے بھی اس کی مدد کر جاتے۔

Weathers

بہار آتی ہے، کوئل کا دل خوش ہوتا ہے تو گیت سناتی ہے اور میرے دل کا حال بھی اس جیسا ہی پر مسرت ہوتا ہے۔ جب ساون کی رم جھم پھوار پڑتی ہے تو شاہ بلوط کے درختوں کے لوہے جیسے کانٹے بھی اکھاڑ پھینکتی ہے۔ پرندوں کے ننھے بچے پرواز کرنا سیکھنے لگتے ہیں۔ حسین بھورے رنگ کی بلبل خوبصورت گانے فضاؤں میں بکھیر دیتی ہے، اور سفر کے دوران آرام کرتے ہوئے مسافروں کے دل کو سکون پہنچاتی ہیں۔

نوجوان حسین لڑکیاں کڑھائی کئے ہوئے نرم و نازک لباس زیب تن کرتی ہیں۔ لوگوں کے ذہن میں جنوب اور مغرب کے دلکش نظارے ہوتے ہیں۔ اور میں بھی سیاحت سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں۔

کہاں تو بہار جیسا خوبصورت موسم

اور کہاں خزاں۔

جسے اور تو اور چرواہے بھی ناپسند کرتے ہیں۔ تو مجھے کس طرح پسند ہو سکتا ہے۔ سفیدے کے درخت کے پتے مرجھا کر گرنے لگتے ہیں۔ اور باقی درختوں کی حالت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ پہاڑوں کے پیچھے سے ندیاں تیز رفتاری کے ساتھ ماتم کرتے ہوئے برآمد ہوتی ہیں۔ ہر بار ایسا ہی ہوتا ہے۔ ندیاں، چراگاہوں کی حالت خراب کر دیتی ہیں۔ بارش کا پانی دروازے پر تواتر کے ساتھ گرتا ہے۔ یہ تو ایسا موسم ہوتا ہے جب کوے بھی اپنے جھنڈ کے ساتھ باہر

آنا پسند نہیں کرتے تو میں کیسے پسند کر سکتا ہوں۔

Channel Firing

جنگ کی تباہ کاریاں

مرنے کے بعد ہم سب اپنے کفنوں میں لیٹے ہوئے تھے کہ تمہارے ظالم ہتھیاروں کی گھن گرج نے ہمیں پریشان کر دیا۔ ایسے دھماکے جن سے مقدس چرچ کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اس شدید ابتری کو دیکھ کر ہمیں خیال ہوا کہ شاید روز قیامت آن پہنچا ہے۔

شدید جنگ کی آواز نے نہ صرف ہم مردوں کو گھبراہٹ میں اٹھا دیا۔ بلکہ کتے بھی گھبرا کر خوفزدہ آوازیں نکالنے لگے۔ وہ چوہا جو اوپر بیٹھ کر اپنی خوراک کھا رہا تھا گھبرا کر نیچے گر پڑا۔ کیڑوں نے دہشت زدہ ہو کر اپنے آپ کو دوبارہ زمین میں چھپا لیا۔

گھاس چرتی ہوئیں گائیں خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگیں۔

مگر پھر خدا نے بتایا کہ نہیں، ابھی روز قیامت نہیں آیا۔ یہ تو بحریہ کے فوجی مشقیں کر رہے ہیں۔ یاد کرو جس طرح جنگ کے دوران تمہاری موت واقع ہوئی، ابھی بھی دنیا کے بالکل ویسے ہی حالات ہیں۔

مطلب پرست اقوام اپنے مفاد کے لیے کام کر رہی ہیں۔ طاقت کے زور سے تمام دنیا پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ انتقام کے جذبے میں پاگل ہو چکی ہیں۔ مذہب اور انسانیت کو فراموش کر چکی ہیں۔

اے مردہ لوگو، جس طرح تم اب کچھ نہیں کر سکتے،

اسی طرح وہ زندہ ہونے کے باوجود بھی دراصل مردہ ہی ہیں۔

ان کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔

دنیا میں ابتری پھیلانے والوں کو تو روز قیامت حساب دینا پڑے گا۔

اس لئے اگر یہ قیامت کا دن نہیں ہے تو کچھ لوگوں کو خوش ہونا چاہیے۔

خدا تعالی یہ سوچ کر ہنس پڑتے ہیں کہ انسان نے زمین پر جو قیامت برپا کی ہے وہ تو روز قیامت سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔ جنگی مشقوں کے شور سے مردے سخت پریشان تھے اس لئے خدا نے رحم فرماتے ہوئے انہیں آرام کرنے کا مشورہ دیا۔

مردے مطمئن ہو کر اپنی قبروں میں دوبارہ لیٹ گئے۔ ان میں گفتگو شروع ہوئی تو ایک نے کہا کہ لگتا ہے دنیا کو کبھی عقل نہیں آئے گی۔ میرے وقتوں میں بھی اسی طرح پاگل پن کے کام کرتی تھی جس طرح اس وقت کر رہی ہے۔

تمام مرے ہوئے لوگوں نے سر کو ہلاتے ہوئے اس بات کی تائید کی۔

ایک پادری نے کہا کہ میں تمام زندگی نیکی کی تبلیغ کرتا رہا، مگر اب یہ سوچ ہے کہ انہیں سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کے بجائے میں بھی شراب کے گلاس کے ساتھ سگار پیتے ہوئے زندگی کے مزے لوٹتا۔

مردے تو قبر میں آرام کرنے کے لئے لیٹے تھے

مگر توپوں نے دوبارہ گرجنا برسنا شروع کیا تو سخت پریشان ہو گئے۔

صاف پتہ چل رہا تھا کہ ان کے ملک کی افواج انتقام لینے کی آگ میں جھلس رہی ہیں۔

Neutral Tones

ہارڈی محبت میں ناکامی میں کے بعد کے کی بدحالی پیش کر رہا ہے

سردی کے اداس موسم میں ہم (میں اور میری سابقہ محبوبہ) ایک تالاب کے کنارے کھڑے تھے۔ خوفزدہ سورج اس طرح سفید نظر آ رہا تھا جیسے خدا کی طرف سے اسے برا بھلا کہا گیا ہو۔ سخت سردی سے سوکھی ہوئی زمین پر سرمئی رنگ کے مرجھائے ہوئے پتے بکھرے پڑے تھے۔

تمہاری آنکھیں مجھے ایسے دیکھ رہی ہیں جیسے میں کوئی پہیلی ہوں۔

جسے سالوں بعد بھی سمجھنے سے تم قاصر ہو۔

آنکھوں میں اجنبیت اور بوریت۔

جو مختصر گفتگو ہمارے درمیان ہوئی اس کا بھی موضوع یہی تھا کہ پیار میں کس کو زیادہ دکھ درد حاصل ہوا۔ چہرے پر مصنوعی مردہ مسکراہٹ۔ اور وہ تھوڑی سی مسکراہٹ بھی اس موضوع پر ختم ہو گئی کہ پیار میں کس نے زیادہ دکھ درد پریشانی برداشت کی۔ اب نفرت سے بھری ہوئی مسکراہٹ تمہارے چہرے پر موجود تھی۔

بالکل ایسے جیسے ظالم شکاری پرندہ پرواز کا آغاز کرتے ہوئے مسکراتا ہے۔

تکلیف، غم، پریشانی، دکھ درد۔ محبت سے یہی سبق حاصل کئے۔

سرد موسم کے اس دن کے ساتھ میری یادوں کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں،

تمہاری وہ ظالم مسکراہٹ۔

سفید سورج۔

پانی کے تالاب کے ہر جانب مرجھا کر زمین پر گرے ہوئے سرمئی رنگ کے پتے۔

The Voice

بیوی کے انتقال کے بعد آدمی کو اس سے محبت بھی ہے اور ناراضگی بھی تو کہتا ہے،

عورت تم مجھے جس طرح آواز دیتی تھیں، اسی طرح دوبارہ بلاؤ۔

مجھے بتاؤ کہ تم نے اپنے آپ کو تبدیل کر لیا ہے۔

تبدیل ہونے سے پہلے تم میرے لیے دنیا جہان کی دولت تھیں۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب ابتدا میں ہماری ملاقات ہوئی تھی۔ کس قدر حسین دن تھے۔

(ابتدا میں تم بہت اچھی تھیں مگر تم نے اپنے آپ کو تبدیل کر لیا اور اب میری خواہش ہے کہ دوبارہ اپنے آپ کو پہلے جیسا ہی کر لو)

کیا یہ تمھاری ہی آواز ہے جسے میں سن رہا ہوں۔ تو خدارا میرے سامنے بھی آؤ۔ جس راستے سے میرا گزر ہونا ہوتا تھا تم وہاں کھڑے ہو کر میرا انتظار کرتی تھیں۔ ہاں میں جانتا ہوں۔ اور جو خوبصورت کپڑے تم نے زیب تن کیے تھے وہ بھی مجھے یاد ہیں۔

کیا یہ تم ہو یا پھر سوکھی زمین پر سست رفتاری سے حرکت کرتی ہوئی ہوا کی آواز۔ کیا تم اس جہان میں موجود ہو، جہاں ماضی کو یاد کر کے صرف اداسی ہی محسوس کر سکتی ہو۔ کیا اس جگہ تک میری آواز تم تک نہیں پہنچ سکتی۔ میرے قدم ڈگمگاتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ خزاں کے سوکھے پتے میرے ارد گرد گزر رہے ہیں۔ شمال کی جانب سے سرکتی ہوئی ہوا نے آواز پیدا کی۔

وہ عورت مجھے بلا رہی ہے۔

She, At His Funeral

ایک جلوس کی مانند وہ سب لوگ ہلکی رفتار میں چلتے ہوئے اسے اس کی قبر تک لے جا رہے تھے۔ جب کہ میں ان
سے کچھ دور ایسے چل رہی تھی، جیسے اس سے کوئی تعلق نہ ہو۔
اس کے ساتھ چلنے والے تو اس کے رشتے دار تھے۔
جب کہ میرا رشتہ تو محبوبہ کا تھا۔
اس کے ساتھ چلنے والے تمام لوگوں نے نے سیاہ رنگ کا ماتمی لباس پہنا ہوا تھا۔
مگر شدید غم کی وجہ سے مجھے تو لباس تبدیل کرنے کا بھی ہوش نہ تھا۔
میرے لیے تو ہر رنگ بے رنگ تھا۔
اس کے قریب موجود لوگوں کی آنکھوں میں غم کے آثار نہیں تھے۔
جبکہ میرا افسوس اور پشیمانی مجھے اپنی ہی آگ میں جلاتے ہوئے راکھ بنا رہا ہے۔

Heredity

میرا چہرہ اپنے خاندان کی نمائندگی کا رہا ہے۔
گوشت اور ہڈیوں سے بنے ہوئے جسم ختم ہوتے رہے
مگر میں برقرار رہا
گزرے ہوئے آباء واجداد کی خصوصیات لے کر گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ
ایک جگہ سے دوسری جگہ تک سفر کرتا رہا
یہ میرا چہرہ مجھے وراثت نے عطا کیا ہے
میری آنکھیں، میری آواز، میری ابرو کے خم
آباؤ اجداد کے مرنے کے باوجود میں وراثت میں باقی ہوں
میں وہ ہوں جو انسان کے بار بار مرنے کے باوجود ہمیشہ زندہ رہتا ہے
کیونکہ موت بھی وراثت کو نہیں مار سکتی

A Broken Appointment

میری محبوبہ تم نے وعدہ خلافی کی

میں مقررہ جگہ پر پہنچ گیا، مگر تم نہیں آئیں۔
وقت کی دھارا بہتی رہی اور میں گم سم کھڑا رہا
پہلے تو میں نے کم دکھ محسوس کیا
مگر تمہاری ذات میں محبت اور ہمدردی کی جو کمی ہے
اس نے میرے دل کے دکھ میں اضافہ کر دیا۔
مگر تم اس چیز پر، اپنی بے دلی پر،
دوسروں کے لیے تکلیف محسوس نہ کرنے کی عادت پر قابو پا سکتی ہو
پہلے تو میں تمہارا انتظار کرتا رہا
مگر پھر تمہارے نہ آنے پر مجھے تکلیف کا احساس ہونے لگا
میں جان گیا کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے
محبت ہی تو باوفا ہونے کا سبق دیتی ہے
میں باخبر تھا کہ تم کسی دوسرے سے بھی عشق کر رہی ہو
مگر پھر بھی میں تم سے پاکیزہ چیزوں کی توقع کر رہا تھا
تم تو کچھ ہی، بہت تھوڑا وقت بھی نہیں دے سکیں
کیا ایک پریشان حال کا دل نہیں رکھ سکتی تھیں
ضروری تو نہیں کہ صرف محبت ہونے کے بعد ہی ملاقات ہو
ایک نیک اور ہمدرد دل بھی یہ ملاقات کر سکتا ہے

Wound

پہاڑ کی بلند چوٹی پر پہنچنے کے بعد میں نے دیکھا
کہ سورج مغرب کی جانب دھند کے بادل میں گھرا ہوا ایسا گرا پڑا ہے
جیسے سرخ رنگ کا کوئی زخم
اس کی حالت بھی بالکل میرے زخم کی طرح ہی ہے

کیونکہ میں نے اپنے زخم کا کبھی کسی کو نہیں بتایا
اس لئے کوئی بھی یہ نہیں جانتا کہ یہ زخم میرے سینے کو چھلنی کر چکا ہے

Men who march away

ہمارے حوصلے بلند ہیں اور دل میں آگ بھڑک رہی ہے
اور ہم اس وقت منزل کی جانب رواں دواں ہیں
جبکہ مرغ نے کھیتوں میں اذان دے کر صبح کا اعلان بھی نہیں کیا
ہم اپنے عزم و یقین کے ساتھ دل میں بڑھتے ہوئے جذبات لے کر
انہیں بھی چھوڑ کر جا رہے ہیں
جن کی محبت ہمارے قدم روک سکتی تھی
میرے محبوب دوست
تمہارے خیال میں تو میرا اس طرح جانا ہے ایک بیوقوفی کا کام ہے
ایک بے مقصد اور بے فائدہ کام
مگر میرے دوست تم غلط سوچ رہے ہو
بیوقوف لوگ یہ نہیں جانتے
مگر ہمیں اس کا علم ہے کہ ہمیں اپنی سرزمین کی حفاظت کرنی ہے
اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو پچھتاوا ہمارا مقدر بن جائے گا
اسی لئے ہمارا دل مکمل طور پر اس سچائی سے آگاہ ہے
کہ ہم سچ کی راہ پر گامزن ہیں
اور کامیابی سچے کو ہی ملتی ہے
اسی مکمل یقین اور دل میں جوش و جذبے کے ساتھ
کھیتوں میں مرغ کے صبح کے اعلان کرنے سے پہلے
ہم اپنی منزل کی جانب جا رہے ہیں

A woman's Dream

وہ مر گیا اور کمرے میں اس کی لاش رکھی ہوئی تھی
وہ لاش جس کے دل کا حال زندگی میں میں کبھی نہ جان سکی
جب آدھی رات ہوئی تو ہم دونوں اکیلے تھے
تو میں نے سوچا کہ اس کے اس قلعے کے اندر داخل ہونا چاہیے
جو دل کہلاتا ہے
اس کے دل کا تمام حال میں معلوم کر لوں گی
مکمل سچائی کا مجھے علم ہو جائے گا
ہم نے طویل عرصہ ایک ساتھ بسر کیا
مگر اب تک جو چیزیں اس نے مجھ سے چھپائیں
وہ بھی مجھے معلوم ہونے والی تھی
اسے اس کا برا ابھی نہیں لگنا چاہیے
کیونکہ یہ تو میں اسی کی یاد میں کر رہی ہوں
اور جب اس کی طرف جھکی
تو ایسا معلوم ہوا جیسے مسکرا کر کہہ رہا ہو
کہ ہاں، تمہیں اجازت ہے
اس کے دل کو اپنے ہاتھوں میں لے کر پڑھنا شروع کیا
وہ تحریریں جو اس سے پہلے مجھے معلوم نہیں تھیں
بہت بڑی زمین کی طرح اس پر عجیب و غریب سرخ رنگ سے
ہر جگہ کچھ نہ کچھ لکھا ہوا تھا
مگر پڑھا جا سکتا تھا
مگر کاش میں ایسا نہ کرتی

وہ سب کچھ نہ پڑھتی

اس تحریر کو پڑھ کر تو میرا دل ٹوٹ گیا

اور سب کچھ مجھ پر واضح ہو گیا

اس کے لکھے گئے ایک ایک لفظ پر میرے لئے خلوص تھا

یہ ثابت ہو رہا تھا کہ وہ ہر جگہ سچا تھا

وقت کے طوفان نے اسے تباہ کرنے کی بہت کوشش کی

جو غلط کام بھی ہوئے ان میں نیک نیتی شامل تھی

راستے سے جب کبھی بھٹکا تو پشیمان ہوا

میرے ساتھ گزارا ہوا ہر ایک لمحہ اس کے دل پر نقش تھا

میں نے تو کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا

کہ میرے ساتھ گزارے گئے لمحات اس کے لیے کتنے اہمیت کے حامل تھے

اور پھر میں نے یہ بھی دیکھا

کہ میری جدائی میں میری دوری کی وجہ سے وہ کس قدر پریشان رہا

مجھے تو ان چیزوں کا نہ تصور تھا اور نہ علم

اس وقت کو پڑھا

جب میں اس سے کچھ عرصے کے لیے دور تھی

تو ہمارے دوبارہ ملنے سے پہلے اس نے کتنے لوگوں سے دشمنی مول لی

میرے لیے کیا کیا قربانیاں دیں

یہ سب کچھ پڑھنے کے بعد

دل اس کی جگہ پر واپس رکھ دیا

صبح کی سرخی کے بعد سفیدی نمودار ہو گئی

دن کمروں کے اندر آ گیا

مگر وہ سب تو ویران اور اداس تھے

اب مجھے تمام زندگی ان جگہوں پر اس کے قدموں کی آہٹ کا انتظار رہے گا
مگر وہ کبھی نہیں آئے گا

Beauty

جب میں اپنی خوبصورتی کے بارے میں بناوٹی اور مصنوعی لمبی چوڑی تقریر سنتی ہوں تو یہ باتیں مجھے پریشان کر دیتی ہیں

میں اپنی خوبصورتی کی مزید تعریف نہیں سننا چاہتی
میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر کوئی مجھے پسند کرتا ہے
ہاں مگر میری اس چیز کی خواہش ضرور ہے کے تاقیامت تمہاری دوستی میرے ساتھ برقرار رہے۔
ہلکی آواز میں میرے کان میں کہتے رہو
کہ آندھی ہو یا طوفان تم میرے دوست رہو گے
آئینے میں نظر آتے ہوئے اپنے حسن کو دیکھ کر میں نفرت محسوس کرتی ہوں
یہ خوبصورتی تو میں نہیں ہوں
خوبصورتی تو میری ذات نے اوڑھ رکھی ہے
کسی کو میری پرواہ نہیں
صرف میری خوبصورتی کو دیکھتا ہے
میں تو دراصل اپنے اندر کا میں ہوں
وہ جو میرا حسن ختم ہونے کے بعد بھی حسین رہے گا
آخری دم تک

Just the same

میں شکست خوردہ بیٹھا ہوں
سب کچھ ختم ہو چکا ہے

امید کا نام و نشان بھی ختم ہے

سہانے دن تباہ ہو گئے

اور اب دنیا اندھیرا تاریک جیل خانہ ہے

حسن اور سہانے سپنے ختم ہو چکے ہیں

میری عظمت کا نشان، سیاہ دھبہ لگنے کے بعد ختم ہو گیا

ایک ایسی بات ہے جس کی مایوسی الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی

میں بے دلی کے ساتھ اس میں شامل ہو گیا

نہ جانے لوگ اتنی بدحواسی اور تیزی میں کیا چیز تلاش کر رہے ہیں

دنیا ایسے ہی چلتی رہے گی

Before Knowledge

صبح ہوئی تو بغیر گلابوں کے بہت چوڑے راستے پر میں تم سے ملاقات کے لیے آ رہا تھا

مگر تم نے مجھے بلایا ہی نہیں

ہمارے درمیان موجود فاصلے کو تمہیں آواز دے کر، یہ کہہ کر ختم کر دینا چاہیے تھا

کہ تمام تر مشکلات کے باوجود ہم قریب آئیں گے

دیکھو ہم قریب آ رہے ہیں

اگرچہ نہ تم جانتے ہو نہ میں

مگر کوئی انجانی طاقت ہمیں ایک دوسرے کے قریب لے آئے گی

ہم ایک ہو جائیں گے

تمہارے راستے کی ہر اذیت میں نے برداشت کی

پھر موسم سرما نے ہر چیز کو جما دیا

گلاب کے پھولوں کا موسم ختم ہو گیا

اور ہمارے درمیان کا راستہ بھی

نہ مجھے تمہارا چہرہ نظر آیا

اور نہ ہی تمہاری آواز آئی

Throwing a Tree, New Forest

کسی بھی چیز کو بنانا بہت مشکل ہے

اور تباہ کرنا بہت آسان

دو جلاد ہاتھوں میں بڑی اور تیز کلہاڑی لیے پہاڑی کی جانب جا رہے ہیں

درخت کو کاٹنے کے لئے

بہت بڑا آرا بھی ان کے پاس ہے

ایک دو سو سال پرانے درخت کے اوپر موت کا نشان لگا دیا گیا ہے

جیسے ان دونوں نے کاٹ ڈالنا ہے

اپنی جیکٹ اتار کر

زمین سے تھوڑا ہی اوپر کلہاڑی سے درخت کو مارنا شروع کرتے ہیں

لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چپس کی طرح زمین پر گر رہے ہیں

سفید رنگ کا سیال مادہ درخت سے نکل کر زمین پر پھیل رہا ہے

عظیم الشان درخت کے چاروں طرف گہرا زخم لگا دیا گیا ہے

پھر اس کے اوپر رسی باندھ دی گئی

تاکہ ایک خاص سمت میں اس کو گرا سکیں

کلہاڑی سے شدید زخم لگانے کے بعد اب آرے کا کام شروع کیا جانا ہے

دونوں آدمیوں نے ارے کو ایک ایک سمت سے پکڑ کر درخت کو کاٹنا شروع کیا

تو عظیم الشان درخت اوپر سے کانپنا اور لرزنا شروع ہو گیا

جیسے جیسے ارے کی رفتار تیز ہو رہی ہے

ویسے ویسے درخت کے کانپنے میں بھی اضافہ ہو رہا ہے

کچھ دیر بعد رسی کو کھینچا گیا تا کہ درخت ایک سمت کر جائے

مگر وہ مضبوط درخت صرف کانپتا رہا

تو دوبارہ ارے کو چلانا شروع کیا

بہت زیادہ کٹنے کے بعد وہ آگے پیچھے آواز پیدا کرتے ہوئے جھوم رہا ہے

دونوں کاٹنے والوں کو علم ہو چکا ہے کہ درخت گرنے والا ہے

تو وہاں سے ہٹ جاتے ہیں

درخت تیز آواز کے ساتھ نیچے گر جاتا ہے

درخت ایسا عظیم الشان تھا

کہ اس کے گرنے سے اس کے ہمسائے درخت اور پودے بھی ہل کر رہ گئے

ایسا عظیم الشان اور مضبوط پیڑ

جس کی پرورش قدرت نے دو سو سال میں کی تھی

صرف دو گھنٹے میں تباہ و برباد کر دیا گیا

After a Journey

Emma Lavinia Gifford

(24 November 1840 – 27 November 1912)

عظیم شاعر ٹامس ہارڈی کی بیوی تھی۔ جن کی وفات اور غم میں ٹامس ہارڈی نے بہت سی نظمیں تخلیق کیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔

میرے یہاں آنے کا مقصد ایک بے زبان بھوت سے ملاقات کرنا ہے

میری بیوی کا بھوت

مگر تم مجھے کدھر لے کر جا رہی ہو

ہر طرف چٹانیں ہیں

اور میں بالکل اکیلا ہوں

پانی کہیں نظر نہیں آتا مگر اس کی آواز آ رہی ہے

مجھے ہر طرف تم نظر آ رہی ہو

وہی بال، وہی آنکھیں، گلاب کی مانند حسین چہرہ

جہاں ہم کبھی ایک ساتھ گھوما کرتے تھے

اب میں وہاں اکیلا ہوں

میرے خیالوں میں ہر جگہ تم میرے ساتھ ہوتی ہو

ہمارے ماضی کے بارے میں تم کیا کہنا چاہتی ہو

گرمیوں میں ہم سکون حاصل کرتے

اور خزاں کے موسم میں غم زدہ ہو جاتے

ہمارا ماضی بہت خوشگوار تھا

مگر تمہارے جانے کے بعد اب وہ وقت ختم ہو چکا ہے

خوشیاں ختم ہو گئیں

باقی بچا ہوا وقت تو صرف گزارنا ہے

تم میرے آگے چل رہی ہو، مجھے نظر آ رہی ہو

ہاں تم مجھے ان جگہوں پر ہی لے کر جا رہی ہو

جہاں کبھی ہم نے ایک ساتھ اچھے دن گزارے تھے

جب ہم نے ایک ساتھ آبشار کے کنارے قوس قزح کو دیکھا تھا

ہاں مجھے غار کے اندر سے بھی تمہاری آواز آ رہی ہے

تم مجھے بلا رہی ہو

چالیس سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی مجھے محسوس ہوتا ہے

کہ تم مجھے آواز دے رہی ہو

جب کبھی میری یاد تمہیں زیادہ آتی ہے

تو مجھے آواز دیتی ہو

وہ دیکھو ستارے اپنے دروازوں کو بند کر رہے ہیں

کیونکہ صبح ہونے والی ہے

اب تم بھی چلی جاؤ گی

یقین کر لو کہ تم ایک ایک پل میرے ساتھ رہتی ہو

اور دنیا سے جانے کے بعد مجھے اس جگہ کئی مرتبہ لے کر آئی ہو

جب ہم ایک ساتھ تھے تو ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں

مگر تمہارے جانے کے بعد سب کچھ ختم ہو گیا

When I set out for Lyonnesse

Lyonnesse میرے شہر سے سینکڑوں میل دور واقع تھا

جب اس کے لئے سفر شروع کیا تو برف نے ہر چیز کو جما دیا تھا

درخت بھی برف سے ڈھک چکے تھے

ستاروں کی روشنی میری ہمراہی تھی

مگر مجھے اکیلے پن کا شدید احساس بھی دلا رہی تھی

میرے ساتھ وہاں پر کیا معاملہ پیش آیا

نہ تو کوئی نجومی اور نہ ہی عظیم ترین جادوگر یہ بتا سکتا تھا

Lyonnesse میں وقت گزارنے کے بعد جب میں واپس آیا

تو میری آنکھوں میں چمک پیدا ہو چکی تھی

جس نے بھی آنکھوں کی یہ چمک دیکھی

اندازہ لگانے کی کوشش کرتا رہا

ٹامس ہارڈی کے تمام ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

Thomas Hardy

Desperate Remedies in Urdu	(1871)
Under the Greenwood Tree in Urdu	(1872)
A Pair of Blue Eyes in Urdu	(1873)
Far From the Madding Crowd in Urdu	(1874)
The Hand of Ethelberta in Urdu	(1876)
The Return of the Native in Urdu	(1878)
The Trumpet-Major in Urdu	(1880)
A Laodicean in Urdu	(1881)
Two on a Tower in Urdu	(1882)
The Mayor of Casterbridg in Urdu e	(1886)
The Woodlanders in Urdu	(1887)
Tess of the D'Urbervilles in Urdu	(1891)
The Well-Beloved in Urdu	(1892)
Jude the Obscure in Urdu	(1895)
Thomas Hardy Poetry in Urdu	

عالمی ادب کے تراجم

سید عرفان علی کے قلم سے

Internet Archive

https://archive.org/details/@irfan_irfan

www.SyedIrfanAli.com

ٹامس ہارڈی

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

تاریخ ساز کتب کے سینکڑوں تراجم

ایک گوگل ڈرائیو میں

تفصیلات کے لئے واٹس ایپ

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

سید عرفان علی

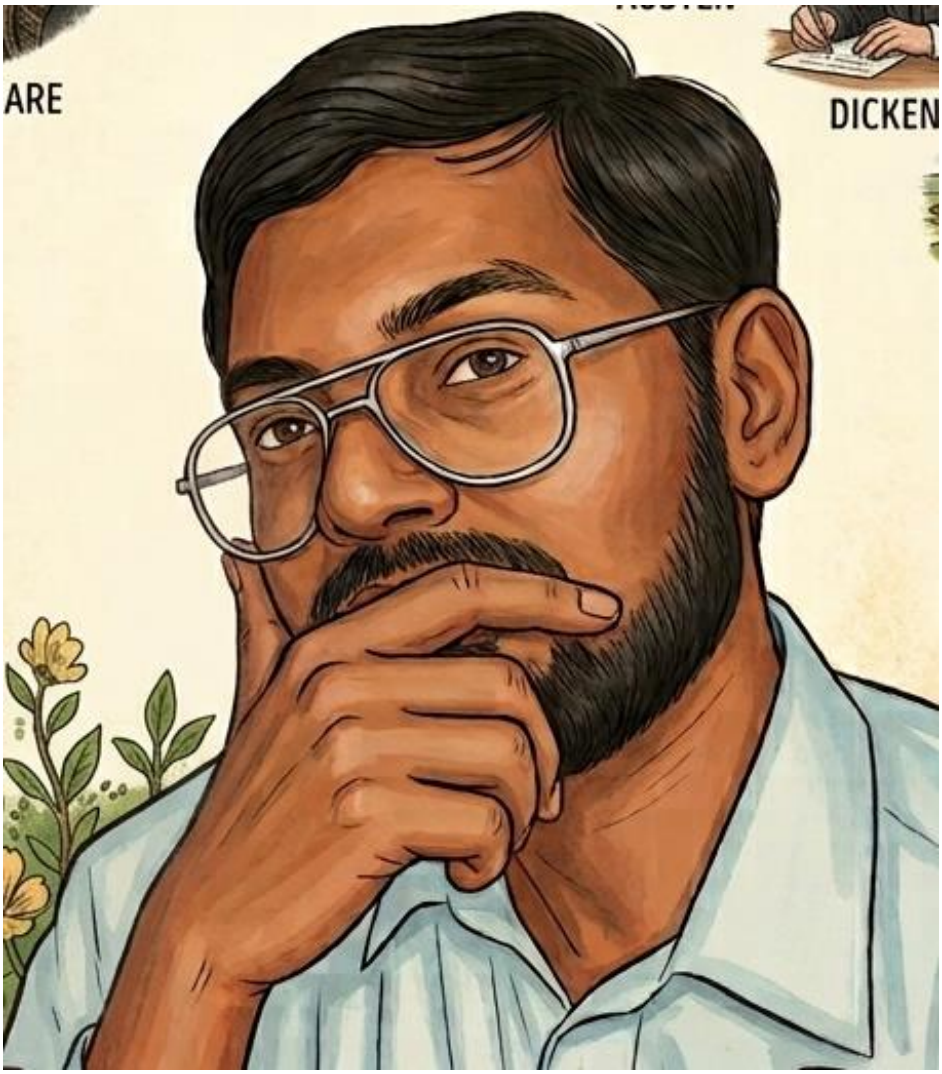

اس کتاب کی آڈیو بک ڈائون لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com
Internet Archive
https://archive.org/details/@irfan_irfan